نثر کے منتخب اقتباس کی تشریح

اقتباس نمبر2:

اسی زمانے میں پہلی جنگ عظیم چھڑ گئی جس میں انگریز کا مقابلہ جرمنی سے ہو اور ترکی نے جرمنی کا ساتھ دیا ہندوستان کے مسلمان جنگ کی ترکی کے سلطان کو حجاز کی خدمت کرنے کی وجہ سے خلیفہ ہے اسلام سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے ماری اور طبی امداد بہم پہنچائی جس کی وجہ سے حکومت برطانیہ کو مسلمانوں نے یہاں کے مسلمانوں کی سے یہ وعدہ کیا کہ اگر ہم کو اس جنگ میں فتح حاصل ہوگی تو ہم کسی طرح بھی ترکی کو مزید نقصان نہیں پہنچائیں گے یہ وعدہ محض فریب تھا چنانچہ جب انگریزوں کو فتح حاصل ہوئی تو وہ اپنے وعدے سے پھر گئے اور انہوں نے ترکی کی وسیع سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے

سبق کا نام: نظریہ پاکستان

مصنف کا نام: ڈاکٹر غلام مصطفی خان

حوالہ متن:

ڈاکٹر غلام مصطفی خان نے اس مضمون کے ذریعہ نظریہ پاکستان کی وضاحت کی ہے ہمارا نظریہ پاکستان دراصل نظریہ اسلام ہے اس مضمون میں مصنف نے قیام پاکستان کے لیے کی جانے والی کوششوں کا ذکر بھی کیا ہے اکبر بادشاہ کے دور حکومت میں لادینیت کا دور دورہ تھا ایسے میں حضرت مجدد الف ثانی نے اسلامی اقدار کے فروغ کے لیے اپنا کردار ادا کیا سلطان حیدر علی اور اس کے بیٹے ٹیپو سلطان نے ڈٹ کر مقابلہ کیا راز کیا ہے سو تیس میں علامہ اقبال نے علی آباد میں ایک تاریخی خطبہ دیا آخر کار قائداعظم کی کوششوں سے 14 اگست 1947 کو پاکستان معرض وجود میں آگیا

تشریح:

پہلی جنگ عظیم میں انگریزوں کا مقابلہ جرمنی سے ہوا اس جنگ میں ترکی نے جرمنی کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا ترکی چونکہ ایک اسلامی ملک تھا اور مسلمان ترکی کے سلطان کو کو حجاز کی خدمت کرنے کی وجہ سے خلیفہ اسلام تصور کرتے تھے اس مذہبی وابستگی کی وجہ سے ہندوستان کے مسلمانوں نے ترکی کو مالی اور طبی عملہ سلام کی حکومت برطانیہ کو مسلمانوں کی ترکوں سے ہمدردی ناگوار گزری لہذا وہ برصغیر کے مسلمانوں کے دشمن بن گئے۔ جنگ میں اپنے فائدے کے حصول کے لیے انگریزوں نے مسلمانوں سے یہ وعدہ کیا کہ اگر انہیں جنگ میں فتح حاصل ہوگئی تو وہ ترکی کو کسی قسم کا بھی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔یہ وعدہ ایک جھوٹا وعدہ ثابت ہوا کیونکہ جنگ میں جب انگریز فتح یاب ہوگئے تو وہ اپنے وعدے سے مکر گئے اور انہوں نے ترکی جیسی وسیع سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر

اضافی مختصر سوالات کے جوابات

سوال۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تین سے چار سطروں تک محدود جوابات لکھیں۔

i. **اکبر بادشاہ کے دور میں کافرانہ طور طریقے کس طرح رائج ہوئے؟**

ج۔ اکبر بادشاہ کی بے جا رواداری اور ملکی سیاست میں ہندوؤں کے عمل دخل کی وجہ سے ملک میں کافرانہ طور طریقے رائج ہوئے جس کی وجہ سے مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کو کافی نقصان ہوا اور معاشرے میں ہندوانہ طور طریقے پروان چڑھنے لگے۔

ii. **مغربی مفکرین کے نزدیک قومیت کی بنیاد کیا ہے؟**

ج۔ اہل مغرب نے خاندانی، نسلی اور قبائلی بنیادوں میں ذرا وسعت پیدا کر کے قومیت کی بنیادیں جغرافیائی حدود پر استوار کیں اور کہا کہ قوم وطن سے بنتی ہے۔

ج۔ مسلمانوں کی قومیت ایک نظریاتی قومیت ہے جو لاالہ پر قائم ہے یعنی یہ کہ نسل، رنگ اور وطن کی بنیاد پر نہیں۔ بلکہ ایک نظریے، ایک عقیدے اور ایک کلمے کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے۔

iv. **نظریہ پاکستان کا اصل مقصد کیا تھا؟**

ج۔ نظریہ پاکستان کا اصل مقصد اسلامی اصولوں کی ترویج و اشاعت اور اہل عالم کے لئے مثالی مملکت کا نمونہ فراہم کرنا تھا۔

v. **حضرت مجدد الف ثانیؒ نے دین کی سربلندی کے لیے کیا خدمات سرانجام دیں؟**

ج۔ اکبر بادشاہ کے آخری دور میں اسلام کی سربلندی کے لئے حضرت مجدد الف ثانی کھڑے ہوئے آپ نے جہانگیر کے زمانے میں محض دین کی خاطر قید و بند کی سختیاں جھیلیں اور اسلام کو نئے سرے سے فروغ دیا۔

vi. **مغلیہ دور کا زوال کس طرح شروع ہوا؟**

ج۔ اورنگزیب کے بیٹوں کے باہمی نفاق اور کمزوری کی وجہ سے مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی آرام پسندی، حکومتی معاملات میں عدم دلچسپی، اور محلاتی سازشوں کا عروج بھی زوال کا باعث بنا علاوہ ازیں مرہٹوں اور ہندوؤں کے کئی گروہوں نے بھی سر اٹھا لیا تھا۔

vii. بنگال میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو کس طرح نقصان پہنچایا؟

ج۔ ہندوؤں نے سازشیں کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے مشرقی بنگال اور آسام کا وہ صوبہ جس میں مسلمانوں کی اکثریت تھی ختم کرا دیا۔

viii. نہرو رپورٹ میں مسلمانوں کے کس اصول کو نظر انداز کیا گیا ؟

ج۔ نہرو رپورٹ 1928ء کو منظر عام پر آئی اس میں کانگریس نے جو رپورٹ شائع کی اس میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ نمائندگی کا اصول جو وہ بارہ سال پہلے تسلیم کرچکی تھی بالکل نظر انداز کردیا ۔ اسطرح ہندوؤں کی مسلمانوں کے ساتھ عداوت کھل کر سامنے آگئی۔

ix. تحریک خلافت کے آغاز کی وجہ تھی؟

ج۔ پہلی جنگ عظیم میں انگریزوں نے مسلمانوں سے عہد کیا کہ اگر جنگ میں مسلمان انگریزوں کا ساتھ دیں تو وہ ترکی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے لیکن جب انگریزوں کو جنگ میں فتح حاصل ہوگئی تو انہوں نے اپنے وعدے کو بھلا دیا اور ترکی میں خلافت کا خاتمہ کردیا۔ اس کے نتیجے میں علی برادران نے تحریک خلافت کی مہم چلائی ۔

x. ڈاکٹر غلام مصطفی خان نے اپنے مضمون میں کس نظریے کی وضاحت کی ہے؟

ج۔ ڈاکٹر غلام مصطفی خان نے اپنے مضمون میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کی ہے ہر قوم کا اپنا نظریہ ہوتا ہے یہ نظریہ کسی تحریک کے نتیجے میں بیدار ہوتا ہے ہمارا نظریہ پاکستان دراصل نظریہ اسلام ہے اور یہی نظریہ اسلام پاکستان کے مطالبے کی بنیادی اساس ہے۔

xi. سلطان حیدر علی اور سلطان ٹیپو انگریزوں کے خلاف کیوں کامیابی حاصل نہ کر سکے؟

ج۔ میسور کے سلطان حیدر علی اور اس کے بیٹے سلطان ٹیپو نے نہ صرف ہندوؤں اور انگریزوں کا مقابلہ کیا بلکہ افغانستان، ترکی اور پھر فرانس کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ملک کے دوسرے سرداروں نے ساتھ نہیں دیا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ میر جعفر جیسے غدار موجود تھے جس کی وجہ سے انہیں انگریزوں کے خلاف کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

xii. کانگریس نے مسلمانوں کو کون کون سے نقصانات پہنچانے کی کوشش کی؟

ج۔ 1885ء میں ہندوؤں نے کانگریس کی بنیاد ڈالی اور ظاہر کیا کہ وہ تمام قوموں کو ان کے حقوق دلوائیں گے لیکن بعد میں پتا چلا کہ وہ صرف اپنے حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں انہوں نے مسلمانوں کو ان کے کاروبار سے محروم کرنے کی کوشش کی۔ وہ سرکاری ملازمتوں پر قابض ہو گئے۔ نیز مسلمانوں کی زبان اردو کے مقابلے میں ہندی کو قائم کر دیا۔

xiii. سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی کس طرح خدمت کی؟

ج۔ جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں پر زوال آیا تو سر سید احمد خان عظیم مصلح کی صورت میں سامنے آئے انہوں نے اس دور کے تقاضوں کو دیکھتے ہوئے انگریزوں سے مفاہمت کو غنیمت سمجھا اور مسلمانوں کی علمی و تہذیبی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور مسلمانوں کو جدید علوم سیکھنے کی طرف راغب کیا۔

xiv. حکومت برطانیہ کو مسلمانوں سے کیوں عناد پیدا ہو گیا؟

ج۔ ہندوستان کے مسلمانوں چونکہ ترکی کے سلطان کو حجاز کی خدمت کرنے کی وجہ سے خلیفہ اسلام سمجھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے ترکی کو مالی اور طبی امداد باہم پہنچائی جس کی وجہ سے حکومت برطانیہ کو مسلمانوں سے عناد پیدا ہو گیا۔

xv. برصغیر کے مسلمانوں نے ایک جدا وطن کا مطالبہ کیوں پیش کیا؟

ج۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی جداگانہ قومیت کی بنیاد پر اپنے لیے ایک جدا وطن کا مطالبہ کیا جس میں وہ اپنے عقیدے اپنے نظریہ زندگی اپنے طرز معاشرت کے مطابق زندگی بسر کر سکیں اور ایک مسلمان کی حیثیت سے دور جدید کے چیلنج کا مقابلہ کر کے اپنے مستقبل کو سنوار سکیں۔